دل کی بات
مدیر

تحفظِ ختم نبوت کی پرنور فضائیں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت ورہنمائی کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ نبوت ورسالت کا سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور تکمیل دین کا یہ ارتقائی عمل سیدالاوّلین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاجِ ختمِ نبوت پہنا کر اور تختِ ختم نبوت پر بٹھا کر مکمل ہوا۔

رب رحیم وکریم کا ہم پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ہمیں اپنے آخری نبی ورسول سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ جن کی ذات اقدس پر دین مکمل ہوا، نبوت ختم ہوئی، آخری کتاب قرآنِ مجید نازل ہوا اور آپ ہی کی نبوت وشریعت کو طلوعِ صبح قیامت تک بنی نوع انسان کی ہدایت، نجات اور مغفرت کا ذریعہ قرار دیا۔ عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کی اساس، ایمان کی روح اور وحدتِ امت کی ضمانت ہے۔ قرآن کریم کی حفاظت کی طرح منصبِ ختمِ نبوت کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اس کی بے پناہ مہربانیوں میں سے ایک مہربانی یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو تحفظِ ختمِ نبوت کی خدمت کے لیے قبول کیا اور اس کی توفیق وسعادت بھی نصیب فرمائی۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب (مرزا قادیانی) تک جتنے بھی ملعون آئے مسلمانوں نے نہ صرف ان کی جھوٹی نبوت کا انکار کیا بلکہ شدید مزاحمت و استقامت کے ساتھ ان کا راستہ روکا اور امت مسلمہ کو ان فتنوں کی ہمہ جہت گمراہی سے بھی خبردار کیا۔

ہندوستان کے قصبہ قادیان کے ایک ساکنِ بد باطن اور دریدہ دہن مرزا قادیانی (۱۸۳۶ء، ۱۹۰۸) نے انگریزوں کے ایماء پر ۱۸۸۳ء سے مختلف دعوے کرنے شروع کیے اور آخر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، امت مسلمہ کے اجماعی عقائد کی نفی کی، فریضۂ جہاد کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی سعیٔ مذموم کی۔ مرزا قادیانی انگریزوں کا پشتینی وفادار تھا۔ اس کے آباء واجداد نے ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں مسلمانوں کے مقابلہ میں انگریزوں کی مدد کی اور غداریوں کے عوض مال ومنصب حاصل کیا۔ مرزا قادیانی انہی غداروں کی کوکھ سے جنم لینے والا ایک غدار تھا۔ اس نے اپنی کتاب ''تبلیغ رسالت'' (جلد ۷، صفحہ ۱۹) میں خود کو ''انگریز کا خود کاشتہ پودا'' لکھا ہے۔

انگریز حکمران، مرزا قادیانی، اس کے خاندان اور پیروکاروں کی مکمل حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کر رہے تھے۔ اسی گروہ خبیث کے ذریعے وہ اسلام اور مسلمانوں پر ہر طرف سے حملہ آور تھے۔ علماءِ حق نے ضرورت محسوس کی کہ اب فتنۂ قادیانیت کا عوامی سطح پر محاسبہ کیا جائے۔ چنانچہ محدثِ کبیر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نوراللہ مرقدہ نے اپنے ہونہار شاگردوں کو محاذِ ختمِ نبوت پر منظم اور سرگرم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فوجِ ختمِ نبوت کی سالاری کے لیے ان کی نگاہِ بصیرت اپنے ایک تربیت یافتہ بہادر اور فرماں بردار عقیدت مند سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر پڑی۔ انہوں نے ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نیک بھی ہیں اور بہادر بھی، قادیانیت کے خلاف ان کی ایک تقریر ہماری کئی تصانیف پر بھاری ہے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس کی سرکوبی کے لئے میں عطاء اللہ شاہ صاحب کو ''امیر شریعت'' منتخب کر کے ان کی بیعت کرتا ہوں۔''

بس پھر کیا تھا......؟ پانچ سو علماء نے حضرت انور شاہ کے حکم پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دستِ حق پرست پر تحفظِ ختمِ نبوت کے لیے سعی وجدوجہد کی بیعت کی اور انہیں اپنا امیر شریعت منتخب کیا۔

یوں تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۲۰ء سے فتنۂ قادیانیت کے تعاقب، محاسبہ، تردید و مذمت اور استیصال کے عملِ خیر میں انفرادی طور پر مصروف تھے لیکن حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی و توجہ سے مجلس احرار اسلام کے اسٹیج سے اجتماعی جدوجہد کو منظم کیا۔ مجلس احرار اسلام سے پہلے قادیانیت کا محاسبہ انفرادی سطح پر مناظروں اور تحریروں تک محدود تھا لیکن احرار کی جدوجہد سے مسلمان عوام قادیانیوں کے دجل وفریب سے آگاہ ہوئے۔ قادیانی دھوکہ دہی اور دجل وتلبیس کا پردہ چاک ہوا۔ تقریر وتحریر کے ذریعے ارتداد کی تبلیغ کا راستہ بند ہوا۔

آج قادیانیت دم توڑ رہی ہے۔ مرزا قادیانی کی کتب کے مطالعہ سے خود قادیانی گروہ کے افراد پر مرزا کے جھوٹے مذہب اور دعووں کی قلعی کھل رہی ہے، حقیقت منکشف ہو رہی ہے۔ گزشتہ دس برسوں سے جس تیزی کے ساتھ قادیانی افراد ظلمتِ قادیانیت پر لعنت بھیج کر نورِ اسلام کی فضاؤں میں داخل ہو رہے ہیں، اس سے قادیانی گروگھنٹال مرزا مسرور اور اس کے گمراہ پیروکاروں کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ بقول حضرت ممتاز ملتانیؒ

ڈر سے سوتے ہی نہیں رات کو مرزا صاحب
آنکھ لگتی ہے تو احرار نظر آتے ہیں

چناب نگر میں مسجد احرار کے خطیب اور مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد مغیرہ نے بتایا کہ ''مجلس احرار اسلام کی محنت سے ۱۹۹۳ء سے اب تک چناب نگر میں قادیانی کسی مسلمان کو گمراہ نہیں کر سکے''۔ مجلس احرار اسلام کا شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت تیز تر اور سرگرم ہے۔ مختلف شہروں میں سہ روزہ ختم نبوت کورسز ہو رہے ہیں، ماہ شعبان میں ملتان میں دو مقامات پر بیک وقت سہ روزہ کورسز ہوئے جن میں دو سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ایوانِ احرار لاہور میں ہر ماہ ہفتہ، اتوار، دو روزہ ختم نبوت کورس جاری ہے۔ تلہ گنگ میں چالیس روزہ فہم دین اور ختم نبوت کورس باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں ختم نبوت خط کتابت کورس میں چالیس ہزار خواتین وحضرات شریک ہو کر استفادہ کر رہے ہیں۔ ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' گزشتہ پچیس سال سے ردِ قادیانیت کے محاذ پر داد شجاعت دے رہا ہے۔ ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور جلوس دعوت اسلام باقاعدہ منعقد ہو رہے ہیں۔ مارچ اپریل میں شہدائے ختم نبوت کانفرنسیں ملک بھر میں منعقد ہوتی ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی درج ذیل ویب سائٹس انٹرنیٹ کے محاذ پر قادیانیت کا زبردست علمی وسیاسی محاسبہ کر رہی ہیں۔ www.ahrar.org.pk/www.alakhir.com/ www.ahmadiyyawatch.com رمضان المبارک کے خطبات جمعہ میں ختم نبوت کا عنوان سرفہرست ہوگا۔ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عظیم رفقاء کی روحیں جنت الفردوس میں مسرور ہیں کہ ان کے اخلاف نے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو پوری قوت وجرأت اور عزم وہمت کے ساتھ جاری رکھا ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا خواجہ خان محمد، جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہم اللہ کی ارواح مطمئن ہیں کہ احرار، تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے سچے راستے پر گامزن ہیں، شہدائے ختم نبوت کی ارواح مقدسہ رضا کارانِ ختم نبوت کی طرف متوجہ ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کی پرنور فضائیں دائم اور قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ تحفظ ختم نبوت کے مشن پر قائم رکھے اور ہماری مغفرت کا ذریعہ بنادے۔ آمین